CPL 61

روزنامہ

الفضل

Ph: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 18- اکتوبر 2000ء - 19 رجب 1421 ہجری - 18- اخاء 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 238

حسن سلوک کے مستحق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگوں میں سے میرے حسنِ سلوک کا کون سب سے زیادہ مستحق ہے آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون۔ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ تیسری دفعہ اس نے پھر پوچھا تو حضورؐ نے یہی جواب دیا۔ چوتھی بار اس نے پوچھا تو فرمایا تیرا باپ۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

والدین کے حقوق کی بجاآوری کے لئے قرآن شریف میں ایک اور جگہ حکم فرمایا ہے اور وہ یہ ہے (-) تیرے رب نے یہ حکم کیا ہے کہ تم فقط میری ہی پرستش کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں پس تو ان کی نسبت کوئی بیزاری کا لفظ منہ پر مت لا اور ان کو مت جھڑک اور سخت لفظ مت بول اور جب تو ان سے بات کرے تو تعظیم اور ادب سے کر اور مہربانی کی راہ سے ان دونوں کے آگے اپنے بازو جھکا دے اور دعا کرتا رہ کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے بچپن کے زمانہ میں رحم کرکے میری پرورش کی۔ ایک دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا تیس مہینہ میں جاکر تمام ہوتا ہے یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہوجائے اور میرے پر یہ بھی احسان کر کہ میری اولاد نیک بخت ہو اور میرے لئے خوشی کا موجب ہو اور میں اولاد پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ ہریک حاجت کے وقت تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں ان میں سے ہوں جو تیرے آگے اپنی گردن رکھ دیتے ہیں نہ کسی اور کے آگے۔

(چشمہ معرفت - روحانی خزائن جلد 23 ص 209)

☆☆☆☆☆☆

پہلی احمدیہ IT نمائش اور سافٹ ویئر مقابلہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ ایسوسی ایشن آف کمپیوٹر پروفیشنلز کے زیر اہتمام پہلی IT نمائش اور سافٹ ویئر مقابلہ مورخہ 15- اکتوبر 2000ء کو کامیابی کے ساتھ ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوا۔ ربوہ‘ لاہور‘ اسلام آباد‘ راولپنڈی اور رواہ کینٹ سے تشریف لائے ہوئے کمپیوٹر پروفیشنلز نے مختلف شعبہ جات میں بھرپور نمائندگی کی۔ 15- اکتوبر صبح 9 بجے افتتاح عمل میں آیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر سید میر غلام احمد فرخ صاحب تھے۔ ان کے علاوہ محترم سید طاہر احمد صاحب پیٹرن ایسوسی ایشن اور محترم سید عزیز احمد صاحب چیئرمین ایسوسی ایشن بھی موجود تھے۔ تلاوت کے بعد محترم مقبول احمد مبشر صاحب جنرل سیکرٹری نے رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی نے مختصر خطاب کے بعد فیتہ کاٹ کر نمائش اور مقابلہ جات کا افتتاح کیا اور دعا کرائی۔ دعا کے بعد محترم مہمان خصوصی نے نمائش کو دلچسپی سے دیکھا اور سٹالز کے انچارج صاحبان سے سوالات کئے۔ ربوہ اور قریبی علاقوں سے تشریف لائے ہوئے مرد حضرات اور خواتین نے الگ الگ اوقات میں نمائش کو دلچسپی سے دیکھا اور معلومات حاصل کیں۔

اختتامی تقریب شام ساڑھے چار بجے شروع ہوئی۔ مہمان خصوصی محترم سید طاہر احمد صاحب پیٹرن ایسوسی ایشن تھے۔ انہوں نے پوزیشن حاصل کرنے والے نوجوانوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ ایسوسی ایشن کے ربوہ چیپٹر کی انتظامیہ نے نمائش کے انعقاد کے جملہ انتظامات بڑی محنت سے سرانجام دیئے۔

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 19/اکتوبر 2000ء

12-40 a.m. فرانسیسی پروگرام
1-05 a.m. اطفال سے ملاقات۔
(ریکارڈ: 11/اکتوبر 2000ء)
2-05 a.m. دستاویزی پروگرام۔
2-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
3-30 a.m. اردو اسباق نمبر 22
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
6-10 a.m. اطفال سے ملاقات۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 470
8-20 a.m. اردو اسباق
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
10-50 a.m. سندھی پروگرام۔
11-50 a.m. نمائش پنڈی کرافٹس
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 470
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m. ترکی سیکھئے۔
5-05 p.m. لقاء مع العرب۔
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. ہومیو پیتھی کلاس نمبر 164
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات
10-35 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 471
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعہ 20/اکتوبر 2000ء

12-50 a.m. تبرکات: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب۔
1-50 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
2-25 a.m. ہومیو پیتھی کلاس نمبر 164
3-30 a.m. ترکی سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
6-15 a.m. تبرکات
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 471
8-10 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-25 a.m. ترکی سیکھئے
8-50 a.m. ہومیو پیتھی کلاس نمبر 164
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-15 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
11-50 a.m. سرائیکی پروگرام۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب
1-55 p.m. اردو کلاس نمبر 471
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
3-25 p.m. بنگالی سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
4-55 p.m. نظم۔ درود شریف۔
5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔ (براہ راست)
6-00 p.m. دستاویزی پروگرام۔
6-25 p.m. مجلس عرفان۔
(ریکارڈ۔ 13/اکتوبر 2000ء)
7-30 p.m. خطبہ جمعہ
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-15 p.m. اردو کلاس نمبر 473
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 21/اکتوبر 2000ء

12-30 a.m. بیلجیم پروگرام۔
1-20 a.m. دستاویزی پروگرام۔
1-45 a.m. خطبہ جمعہ
2-55 a.m مجلس عرفان
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
6-10 a.m. خطبہ جمعہ
7-15 a.m. اردو کلاس نمبر 473
8-25 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے
9-00 a.m. مجلس عرفان۔
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-30 a.m. ایم ٹی اے ماریشس۔
12-00 p.m. ہفتہ وار پروگرام
12-15 p.m. دستاویزی پروگرام۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 473
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. ڈینش سیکھئے۔
5-10 p.m. جرمن ملاقات
(ریکارڈ: 14/اکتوبر 2000ء)
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. کوئز: خطبات امام
7-40 p.m. ہفتہ وار پروگرام۔
7-55 p.m. چلڈرنز کلاس۔
(ریکارڈ: 21/اکتوبر 2000ء)
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت
10-20 p.m. اردو کلاس نمبر 474
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 22/اکتوبر 2000ء

12-45 a.m. ہفتہ وار پروگرام۔
1-00 a.m. عربی پروگرام۔
1-30 a.m. چلڈرنز کلاس۔
2-30 a.m. دستاویزی پروگرام۔
3-00 a.m. جرمن ملاقات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m. کوئز: خطبات امام۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب
6-00 a.m. کینیڈین پروگرام۔
7-00 a.m. اردو کلاس نمبر 474
8-25 a.m. ڈینش سیکھئے۔
8-55 a.m. چلڈرنز کلاس
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-05 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
11-20 a.m. جرمن ملاقات
12-20 p.m. چائنیز پروگرام
12-35 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 474
2-50 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-50 p.m. چائنیز سیکھئے۔
5-20 p.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
6-40 p.m. بنگالی سروس۔
7-20 p.m. خطبہ جمعہ۔
8-20 p.m. ہفتہ وار پروگرام۔
8-40 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت
10-20 p.m. اردو کلاس نمبر 475
11-45 p.m. لقاء مع العرب۔

سالانہ اجتماع سرگودھا

○ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کا سالانہ اجتماع 2'3 ستمبر 2000ء منعقد ہوا جس کا افتتاح مکرم نصر اللہ خان بھلی صاحب قائم مقام امیر ضلع سرگودھا نے کیا۔ خدام کے علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ تلقین عمل کے پروگرام میں مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب، محمد اشرف ضیاء صاحب اور عبدالسمیع خان صاحب نے تقاریر کیں۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ پاکستان نے کی۔ انہوں نے انعامات تقسیم کئے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ تقسیم انعامات واقفین نو حلقہ رحمٰن پورہ اور اچھرہ لاہور

○ مورخہ 9 ستمبر 2000ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر حلقہ رحمٰن پورہ اور اچھرہ واقفین نو بچوں اور والدین کا اجلاس بر مکان مکرم محمد عباس خان صاحب (رحمٰن پورہ) منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی نمائندہ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو نے شرکت فرمائی۔ مکرم عبدالحفیظ گوندل صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع لاہور۔ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب انچارج بلاک بیت التوحید اور مکرم شیخ محمد ارشاد صاحب صدر حلقہ رحمٰن پورہ بھی شامل ہوئے۔

مکرم نائب وکیل صاحب وقف نو نے واقفین نو بچوں کی دینی و علمی کاوشوں کا جائزہ لیا والدین کو بچوں کی صحیح تربیت کرنے بچوں کا ریکارڈ درست رکھنے۔ فائلیں مکمل کرنے رضاکار کلاسز میں حاضری کو بہتر بنانے۔ نمازوں کی پابندی کرنے اور دیگر نصائح سے نوازا نیز گزشتہ دنوں میں جو علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے ان کے انعامات تقسیم فرمائے۔

ایک مخلص دوست مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب نے حاضرین کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی۔ اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم محمد عباس خان صاحب اور مکرم محمد ابراہیم صاحب نے بھرپور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

حاضری اجلاس واقفین بچے 21/32 والدہ 4 مائیں 12

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو خوشاب شہر اور ڈیرہ بستان حافظ

○ مورخہ 2000ء۔10۔7 گیارہ بجے دن خوشاب شہر اور ڈیرہ بستان حافظ کے واقفین نو بچوں کا وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا اس وفد میں 11 واقفین نو 7 دیگر بچے اور 2 نگران شامل تھے۔ دوران قیام وفد نے مختلف دفاتر اور قابل دید مقامات کی سیر کی۔

دفتر وکالت وقف نو میں مکرم وکیل صاحب وقف نو نے بچوں سے ملاقات کی اور ان کا جائزہ لیا دارالضیافت میں مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے بھی بچوں کو مختلف امور کی طرف توجہ دلائی 2000۔10۔8 کو یہ وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے ہوئے واپس خوشاب روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایم ٹی اے کے روحانی مائدہ سے بھرپور فائدہ اٹھایئے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب مہتمم خدمت خلق

مرا مقصود و مطلوب تمنا خدمت خلق است

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام آئی بینک کا قیام

موجودہ دور اگرچہ مادیت کا دور ہے لیکن پھر بھی کہیں نہ کہیں انسانی ہمدردی اور ایثار کی بڑی حوصلہ افزا مثالیں سامنے آتی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

یہ مثالیں آئے روز ہمارے مشاہدہ میں آتی ہیں کہ کسی جگہ کوئی دھماکہ ہو گیا یا کوئی اور حادثہ ہو گیا تو ہسپتالوں کے باہر متاثرین کی امداد کے لئے لوگ جوق در جوق پہنچ جاتے ہیں۔

لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ لوگوں میں یہ جذبہ ہمدردی صرف کسی بڑے سانحہ پر ہی کیوں پیدا ہوتا ہے۔ عام دنوں میں ان جذبات کا اظہار کم کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اگر ہم انسانی ہمدردی کے اس جذبہ کو ایک مستقل عنصر کا روپ دے سکیں تو ہمارا معاشرہ بہت بہتر اور خوشحال ہو جائے۔

آج ہمارے ملک میں جہاں اور بے شمار مسائل ہیں وہاں معاشرے کے معذور افراد کی بحالی بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ معذور افراد بھی ہماری طرح انسان ہیں ہمیں ان کو فعال بنانا چاہئے تاکہ یہ لوگ بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بڑھ چڑھ کر کام کر سکیں اور ان کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ انہیں اپنے شب و روز بے معنی اور ادھورے نہ محسوس ہوں آج ہمارے ملک میں معذور افراد کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے کچھ افراد پیدائشی اور کچھ بعد میں مخصوص حالات کی وجہ سے معذور ہو جاتے ہیں۔

ایسے افراد کی بحالی میں مدد دینا ایک بہت بڑا نیک کام ہے۔ دکھی انسانیت کی مدد کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

معذوروں کی خدمت

معذور افراد کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ کچھ ذہنی معذور اور کچھ جسمانی معذور ہوتے ہیں۔ جسمانی طور پر معذور افراد میں آنکھوں سے معذور افراد کی بہت نمایاں ہے۔ آنکھیں انسانی جسم کا دوسرا بڑا اہم حصہ تصور ہوتی ہیں۔ اگر انسانی دل اپنا کام کر رہا ہے تو آنکھ کی معذوری سب سے بڑی ہے۔ اس کی مدد سے انسان اپنے ارد گرد ہونے والے واقعات کا مشاہدہ کرتا ہے اور اگر کسی عضو سے معذور ہو تو کوشش کرتا ہے کہ اس معذوری پر قابو پائے لیکن اگر وہ شخص آنکھ سے معذور ہو تو پھر وہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ لہٰذا معذوری کو ختم کرنے کے لئے ہمیں ایسے افراد اور اداروں کی مدد کرنی چاہئے جو اس نیک کام میں معروف ہیں۔

اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں لیکن سب سے بڑا طریقہ ان سے تعاون کرنے کا یہ ہے کہ ہم اپنی آنکھیں بعد از مرگ ان اداروں کو دینے کی وصیت کریں تاکہ موت کے بعد روشن آنکھیں پھر سے زندگی کے رنگ دیکھنے لگیں۔ اور ایک معذور فرد کو معاشرہ میں فعال بنا دیں۔

نیکی میں شمولیت

انسان کی جب موت واقع ہو جاتی ہے تو پھر اگر اس کے اعضاء سے کسی کی مدد ہو جائے تو اس سے بڑھ کر انسانیت کی اور کیا خدمت ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے آپ کی عطیہ میں دی ہوئی آنکھوں کی مدد سے کوئی شخص کوئی نئی ایجاد کر دے۔ کوئی نئی تحقیق پیش کر دے۔ قوم و ملک اور جماعت کی خدمت سرانجام دینے کی سعادت حاصل کرے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل میں جہاں اس شخص کا کردار ہو گا وہاں آپ بھی نیکی کے ان کاموں میں شامل ہوں گے کیونکہ آپ کے جسم کے ایک حصہ کی بدولت اس شخص نے یہ کام سرانجام دیئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو گزشتہ سال اکتوبر 1999ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکزی بلڈ بینک کی عمارت تعمیر کرنے کی توفیق ملی جہاں پر عطیہ خون کے ذریعہ خدمت کا سلسلہ ہر روز چوبیس گھنٹے جاری ہے۔

امسال اب اسی عمارت میں آئی بینک کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔

حضور کی خوشنودی

اس سکیم کے بارے میں جب پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی گئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام خط میں اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور خدمت کرنے والوں کو دعائیں دیں۔

کمیٹی

اس نیک کام کو منظم کرنے اور احسن رنگ میں چلانے کے لئے ایک آرگنائزنگ باڈی تشکیل دی گئی ہے جس کے سرپرست محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ہیں۔ صدر کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد کی گئی ہے۔ نائب صدر مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب اور جنرل سیکرٹری مکرم فخر الحق شمس صاحب مقرر ہوئے ہیں۔

طریق کار

اس سکیم کے تحت آنکھوں کا عطیہ پیش کرنے والوں سے مخصوص فارم پر باقاعدہ تحریری رضا مندی حاصل کی جائے گی جس پر دو گواہوں کے دستخط بھی ہوں گے۔ یہ سب آئی ڈونرز اس آئی بینک کے ممبرز کہلائیں گے۔ اس کے علاوہ ایسے مخلص افراد جماعت جو 50 سے زائد افراد کو آئی ڈونر بنوائیں گے ایگزیکٹو ممبرز اور جو 100 سے زائد افراد کو آئی ڈونر بنوائیں گے سینئر ایگزیکٹو ممبرز کہلائیں گے۔ آئی ڈونرز سے پر کروائے جانے والے فارمز آئی بینک میں محفوظ رکھ کر ریکارڈ کو Up to date کیا جاتا رہے گا۔ اور آئی ڈونر کو ایک کارڈ جاری کیا جائے گا جس کے بارے میں ہدایت کی جائے گی کہ وہ ہر وقت آئی ڈونر کے پاس موجود رہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کسی بھی عمر کا فرد آنکھوں کے عطیہ کا وصیتی فارم پر کر سکتا ہے۔ عینک لگانے والے افراد بھی آنکھوں کے عطیہ کا وصیتی فارم پر سکتے ہیں۔ چونکہ آنکھ کا عطیہ وفات کے 4 سے 6 گھنٹے کے اندر حاصل کرنا ضروری ہے اس لئے رشتے داروں کا فرض ہے کہ وہ آئی ڈونر کی خواہش کے مطابق اس کی وفات کی اطلاع فوری طور پر آئی بینک تک پہنچائیں جو تجربہ کار ٹیم کے ذریعہ اس عطیہ کے حصول کی کارروائی گھر پہنچ کر مکمل کریں گے۔ اور عطیہ شدہ قرنیے کو آئی بینک میں محفوظ کر لیا جائے گا۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ آنکھ کے عطیہ کا عمل مکمل ہونے کے بعد جسم میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا اور چہرہ بالکل نارمل دکھائی دیتا ہے۔

آئی ڈونرز کی رجسٹریشن اور عطیہ کے حصول کی کارروائی مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ نابیناؤں کے کوائف اور موزوں مریضوں کا انتخاب ماہر ڈاکٹرز کے ذریعہ مکمل کر کے اس ریکارڈ کو بھی Up to date رکھا جائے گا۔

آنکھ کی تبدیلی کے آپریشن کے لئے آئی سرجن مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ چنانچہ آپریشن کے لئے مخصوص ضروری آلات مہیا کئے جائیں گے اور آپریشن کا انتظام فضل عمر ہسپتال کے تعاون سے فری کروایا جائے گا۔

عظیم صدقہ جاریہ

آنکھ کی تبدیلی سے مراد پوری آنکھ کی تبدیلی نہیں بلکہ آنکھ کی بیرونی جھلی یعنی قرنیہ Cornea کی تبدیلی ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ ضروری ہوتا ہے کہ عطیہ شدہ قرنیے کے ذریعہ پیوند کاری عطیہ کے ایک ہفتہ کے اندر مکمل کر لی جائے اور استعمال کی اس مدت کا انحصار قرنیے کو محفوظ کرنے کے طریق کار پر بھی ہوتا ہے۔ ایک آئی ڈونر کے عطیہ سے دو نابیناؤں کو بینائی مہیا کی جا سکتی ہے۔ اور کامیابی کے ساتھ اس طرح لگی ہوئی آنکھ دوسرے شخص کی بقیہ ساری زندگی کو روشن کر سکتی ہے۔ اور یوں عطیہ دینے والے شخص کے لئے یہ ایک عظیم صدقہ جاریہ ہو گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

ہیں جن کے بارے میں کہتا ہوں کہ وہ منفرد شاعر ہیں۔ ان میں تیکھا پن ہے ان کی شاعری ایسی ہے کہ جس کو پڑھ کر آدمی زندہ ہو جاتا ہے لیکن ان کی شناخت نہیں ہوئی ان کی راہ میں بھی نظریات حائل ہیں۔ ہم نے اپنے نوجوانوں کو راستے دکھائے ہیں ہم نے سیدھے سادھے فلیپ لکھنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بہرحال نئے لکھنے والوں میں حسنین جاوید صباء، احمد نوید کراچی میں اچھا لکھ رہے ہیں۔ میں ہر نئے لکھنے والے کو بڑی توجہ سے پڑھتا ہوں اور کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ سب ایک ہی فضا میں بہہ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اجتماعی سطح پر یہ عہد بہت مضبوط ہے ممکن ہے کہ انفرادی طور پر کمزور ہو لیکن بحیثیت مجموعی اس میں بڑی جان ہے، کیونکہ اب کوئی ایک ایک شاعر نکل کے نہیں آ رہا۔ انفرادی قوت کے کم ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمارے آج کے شاعر کی مشاہدے کی قوت کم ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ آج کا نوجوان شاعر ادب کو ہی حقیقت سمجھے ہوئے ہے نہ وہ علم الکلام پڑھتا ہے نہ اس کی توجہ فکری مسائل کی طرف ہے وہ نظریات کا مشاہدہ نہیں کر رہا اور کائنات کے الجھاؤ کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ کافی ہاؤس میں بیٹھ کر صرف اور صرف ادب پر بحث کر رہا ہے جبکہ بڑے شاعروں کی یہ شناخت نہیں ہوتی وہ اپنی ذات کے ساتھ کائنات کو بھی شامل کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عبدالمالک صاحب

وہ سنتا ہے

انسان اشرف المخلوقات ہے ان انسانوں کے دو گروہ ہیں ایک وہ جو خدائے واحد و یگانہ کو مانتے ہیں اور ایک وہ جو ہستی باری تعالیٰ کے منکر ہیں۔ وہ انسان جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اس کی ساری صفات کو زندہ اور ازلی و ابدی مانتے ہیں کسی نہ کسی نبی رسول کے پیروکار ہیں ہر ایک رسول جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا ہے اس کی نبوت اور رسالت کا زندہ ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوتا ہے خدا تعالیٰ ان کو کامل ہدایت کی راہوں پر گامزن کرتا ہے جو کام ان کے ذمہ ہوتا ہے وہ اس کی تکمیل دعا اور تدبیر سے کرتے ہیں جب سے دنیا بنی ہے آج تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں۔ ہر نبی کی تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے بعض کاموں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بعض سے منع کرتے ہیں تاکہ مخلوق خدا کو اللہ کی رضا مل جائے جو انسانی زندگی کا ہر دور میں مقصد حیات ہوتا ہے جن لوگوں نے ان پر عمل کیا وہ ہدایت پا جاتے ہیں اور جنہوں نے انکار کیا بلکہ مخالفت کرتے ہیں ناکامی ان کا مقدر بن جاتی ہے تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ آج تک کوئی انسان کبھی بھی کسی بھی لحاظ سے گھاٹے میں نہیں رہا جس نے مامور من اللہ کی بات مان لی اس پر عمل کر لیا۔ اور اس بات پر بھی ہر دور کا انسان گواہ ہے کہ جس نے اللہ کے نبی کی بات کا انکار کیا وہ ذلیل و خوار ہوا ناکامی اس کا مقدر بن گئی ہر نبی اور ہر رسول نے جہاں توحید باری کا پیغام دیا اور ایک خدا کی پرستش کرنے والے انسان پیدا کئے وہاں ہر انسان کو تجربہ کر کے بتا دیا کہ تمہارا ایک خدا ہے جس طرح میرا اس کے ساتھ تعلق ہے تم بھی اس سے تعلق قائم کرو تاکہ جو تمام مخلوقات کا رب ہے تمہارا ذاتی رب ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے انسان اللہ والے بن جاتے ہیں اور یہی مقصد ہر نبی کی بعثت کا ہوتا ہے وہ روحانی ہتھیار جو ان کو عطا ہوتا ہے وہ قبولیت دعا کا ہتھیار ہے وہ خود صاحب تجربہ ہوتے ہیں اور ماننے والوں کو اس کا تجربہ کرواتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو جو کامیابی کا ہتھیار ملتا ہے وہ قوت دعا ہے ان کا زندہ خدا سے زندہ تعلق ہوتا ہے ان کا یقین کامل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ میری التجا سنتا ہے اور پھر ان کو اس کا جواب قبولیت دعا کی صورت میں عطا فرماتا ہے ہر کڑے وقت میں ہر دکھ میں ہر مشکل میں وہ مجیب خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے ورنہ دنیاوی لحاظ سے وہ کمزور رہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام سمیع ہے جس کے معنے سننے والا ہے جس طرح روز اول میں سنتا تھا آج بھی سنتا ہے جس زبان میں پکارو وہ ہر زبان جانتا ہے اس لئے وہ سن لیتا ہے وہ ہر وقت سنتا ہے ہر ایک کی سنتا ہے وہ بہرہ نہیں ہے بلکہ پوری توجہ سے مضطر کی سنتا ہے ہاں یاد رکھیں وہ محتاج نہیں ہے بے نیاز ہے سن کر جواب دینا التجا قبول کر لینا اس کی مرضی ہے کیونکہ غیب کا کامل علم بھی اسی کو ہے وہ جانتا ہے کہ میرے اس بندے کے لئے بہتر کیا ہے وہ ہمیشہ سے انسان کی بھلائی چاہتا ہے ہر خیر کا منبع اس کے ہاتھ میں اور ہر خیر کا محتاج ہر انسان ہے وہ مانگنے پر بھی دیتا ہے اور بن مانگے اس نے بہت دیا ہے۔ رسول پاک نے فرمایا دعا تمام عبادات کا مغز ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خوب یاد رکھو دعا وہ ہتھیار ہے جو اس زمانے کی فتح کے لئے مجھے آسمان سے دیا گیا ہے جو دعا کا منکر ہے وہ خدا کا منکر ہے صرف ایک دعا ہی ذریعہ خدا شناسی کا ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ

اب تمہارا کام یہ ہے کہ ہتھیار بند ہو جاؤ کمریں کس لو اور مضبوط ہو جاؤ وہ ہتھیار کیا ہیں یہی کہ دعائیں کرو۔

(الحکم 12 جون 1908ء)

اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام میں فرمایا ہے۔

جو کوئی لقائے الٰہی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(سورۃ کہف)

کثرت سے ذکر الٰہی سے بھی اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے جس کا ذکر پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی میں ملتا ہے۔

سن لی اس کی جس نے اس کی حمد کی۔ کثرت سے حمد کی پاک حمد کی۔ ہاں جو شخص اپنے سینہ کو صاف نہیں کرتا اس کی دعا نہیں سنی جاتی چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 170)

پس میرے پیارے بھائیو! یاد رکھو اگر آپ چاہتے ہیں کہ لقاء الٰہی ملے تو کثرت سے دعائیں کرو اس کی تسبیح و تحمید کرو جو کہ ذکر الٰہی ہے مگر شرط ہے کہ بغض سے اپنا سینہ صاف کریں پھر

باقی صفحہ 7 پر

خطوط آراء تجاویز

محترم مسعود احمد شاہد صاحب آسٹریلیا سے تحریر کرتے ہیں۔ روزنامہ الفضل ربوہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ جس کو پڑھنے سے ربوہ کی پرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں' ایک ایک فرد آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ کتنے پیارے اور عزیز ہم سے جدا ہو گئے اور کتنے صاحب فراش ہیں اور ان کیلئے دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ سب خبریں موقر روزنامہ الفضل کے ذریعہ مل رہی ہیں۔ رہا مضامین کا معاملہ تو وہ تو نہایت معیاری اور علم و معرفت سے پر اور جماعت کے علم کلام کا خلاصہ سات سمندر پار ہمیں مل جاتا ہے جو ہماری علمی اور روحانی سیرابی کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

محترم محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ سے عربی میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیف "الھدی و التبصرہ لمن یری" مطالعہ کر رہا تھا۔ جس میں آپ نے زیر عنوان "اہل اخبارات و رسائل" تحریر فرمایا جسے میں اپنے مفہوم میں بیان کر رہا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اپنی اصلاح کر لی اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ ان کی سچائی اور نیکی پر ثبات قدم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو دین کے خدام اور مددگاروں میں سے بنا دے گا۔ خاکسار دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ان میں سے بنا دے۔ آمین۔

محترم شیخ خورشید احمد صاحب کینیڈا سے لکھتے ہیں۔ جس ماحول اور حالات میں آپ کام کر رہے ہیں ان کا خیال کر کے دل سے آپ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ آپ سب کی توجہ اور محنت سے پرچہ کا معیار اب ماشاء اللہ پہلے سے بہت بلند اور قارئین کیلئے بہت مفید اور دلچسپ ہو گیا ہے۔ میرے قیام ربوہ کے دوران آپ نے اور آپ کے رفقاء کار خاص طور پر عزیز یوسف سہیل شوق صاحب نے عاجز کی جو عزت افزائی فرمائی اس کیلئے دلی طور پر آپ سب کا شکر گزار ہوں۔ میری اہلیہ کو بڑا لمبا عرصہ حضرت چھوٹی آپا کے قریب رہنے اور لجنہ کا کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ان کا مضمون بھجوا رہا ہوں۔

محترم ملک رشید احمد صاحب ریحان کراچی سے لکھتے ہیں۔ ایک روز الفضل میں پڑھا کہ آپ کو کون سا کالم پسند ہے تو حقیقت یہ ہے کہ جب سے آپ نے الفضل کی ادارت سنبھالی ہے کوئی کالم بھی ایسا نہیں جو نہ پڑھا جاتا ہو۔ یہ تحریر کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اب الفضل انتہائی معیاری اور دلچسپ بن گیا ہے۔ ہاں کسی چیز کی آخری حد تو نہیں ہوا کرتی۔ اگر ممکن ہو تو تصاویر کے ساتھ شخصیات کے حالات زندگی شائع کئے جائیں تو نئی نسل کیلئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

محترم رزاق محمود طاہر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں۔ میں قارئین الفضل کی خدمت میں یہ درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ جب آپ الفضل کا مطالعہ کر لیں اور یہ تسلی ہو کہ باقی سب پڑھنے والوں نے بھی پڑھ لیا ہے تو اسے ادھر ادھر رکھنے کی بجائے محفوظ کر لیا کریں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ایک سادہ سا فائل کور لیں' روزانہ الفضل پڑھ کر اسے فائل کور میں رکھتے جائیں جب ایک ماہ کے 30'31 اخبار فائل میں لگ جائیں تو دوسری فائل لگا لیں یوں آپ کی ایک سال کی بارہ فائلیں بنیں گی۔ اگر فائل کور نہ ملے تو ٹیگ یا دھاگہ میں بھی پرو سکتے ہیں۔ اس طرح درج ذیل فائدے ہوں گے۔

☆ روزانہ کا الفضل محفوظ رہے گا۔ جب چاہیں کسی بھی فائل کو کھول کر اپنا پسندیدہ مضمون پڑھ سکتے ہیں۔

☆ کوئی معلومات یا مضمون تلاش کرنے میں آسانی ہو گی۔

☆ الفضل جو تعلیمی و تربیتی اخبار ہے اس کا مناسب احترام ہو گا۔

محترم ناصر احمد صاحب رفیق ربوہ سے لکھتے ہیں۔ روزنامہ الفضل کے کسی بھی دن کے پرچہ کو اٹھا کر پڑھا جائے تو اتنی معلومات' نصائح اور ملفوظات مل جاتی ہیں کہ طبیعت خوش ہو جاتی ہے بلکہ اسے بیش بہا علم و فضل کا خزانہ کہنا چاہئے۔ پرچہ کی بہت عمدہ اور خوبصورت ترتیب ہوتی ہے' احادیث' ملفوظات اور خلفائے احمدیت کے فرمودات وغیرہ سب دل موہ لینے والی روحانی عبارتیں اس میں موجود ہوتی ہیں۔ پھر تاریخ احمدیت کے عمدہ مضامین کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ خاکسار اپنی ڈیوٹی کے سلسلہ میں راجن پور' لیہ' ڈیرہ غازی خان' بھکر' خوشاب اور میانوالی کے دورہ پر تھا۔ دورہ کے دوران جہاں بھی گیا ہوں' احباب جماعت نے روزنامہ الفضل کے متعلق خوشی اور مسرت کا ہی اظہار کیا ہے۔

کیا آپ نے چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے؟

حصہ دوم آخر

تلخیص و ترتیب: شہزادہ قمر الدین مبشر

معروف احمدی شاعر جناب عبیداللہ علیم صاحب

اور ان کی شاعری کے بارے میں ایک تاریخی انٹرویو

مکرم عبیداللہ علیم (مرحوم) معروف احمدی شاعر کا ایک مفصل انٹرویو جولائی 1994ء میں روزنامہ جنگ لندن کے افتخار قیصر اور فیضان عارف نے کیا جو روزنامہ جنگ لندن کے پرچہ 14 جولائی 1994ء کے ادبی صفحہ جہان ادب میں شائع ہوا تلخیص کے ساتھ انٹرویو کے بعض اہم حصے جنگ لندن کے شکریہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

اہل دانش کا مقام

اہل دانش تو ملکوں اور قوموں کا مزاج بتانے والے لوگ ہوتے ہیں 'شاعر آ کے بتائے گا کہ میری تہذیب یہ ہے' ہندوستان کے باطنی سلسلے کیا ہیں؟ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر سیاستدان وہاں سے آئیں گے تو ان کے لئے ہمارا سفارت خانہ کھڑا ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اپنی تہذیب کی نفی کر رکھی ہے اور شاعر نے خود بھی یہی کام کیا ہے اس لئے کہ جب ہمارے شعراء سیاسی لوگوں کے مقابلے میں خود کو درجہ دوم سمجھیں گے تو ان کی حیثیت کیا رہ جائے گی؟ بڑے بڑے مشاعروں میں وزیر صدارت کرتے ہیں یا سفیر کے سر پر دستار فضیلت رکھی جاتی ہے وہ جاہل کے بچے ہیں جن سے مجلس میں بیٹھ کر عام سطح کی گفتگو نہیں کی جا سکتی ایسے لوگ اب کیا میرا شعر سنیں اور سمجھیں گے اور کیا مجھے یہ نہیں معلوم کہ میں خود ایک تاریخ ہوں مجھے احساس ہے کہ میں کون ہوں اس لئے میں اتنی کم قیمت پر جانے والا نہیں ہوں۔ ہم نے تو وہاں کی مزاحمت کی ہے کیونکہ مزاحمت کرنی چاہئے لیکن کسی حقیقت کے ساتھ مزاحمت کیجئے۔ یہ دیکھئے کہ آپ کے پاس کون سا سچ ہے جس کے لئے آپ مزاحمت کرنے چلے ہیں جب وہ سچ کھلے گا تو حقیقت کا پتہ چلے گا۔ غالب کے پاس دانش تھی جس پر وہ مزاحمت کرتا تھا اگرچہ اس نے بہادر شاہ ظفر کا قصیدہ لکھا ہے تو کم از کم بہادر شاہ ظفر شاعر تو تھا بہادر شاہ ظفر ایک انٹلیکچول آدمی تھا اور اس کے جو تعصبات تھے اس کا پس منظر کچھ اور تھا۔ ہندوستان کی تہذیب بیٹھ رہی تھی سو اسے بیٹھنا تھا اس کے بہت سے اور مسائل ہیں اس کی مجلس میں صرف اہل دانش ہی بیٹھا کرتے تھے لیکن اب کیا ہے اب تو ہمارے شعراء سیاستدانوں کے ساتھ تصویر کھنچوانے کو اعزاز سمجھتے ہیں ان سے پلاٹ اور پرائڈ آف پرفارمنس لینا اعزاز سمجھتا ہے۔ پرائڈ آف پرفارمنس کیا ہے؟ جن کو یہ اعزاز ملا ہے ان کی شناخت کیا ہے؟ ان کا کام کیا ہے؟

خدانہ کرے ہمیں یہ پرائڈ آف پرفارمنس ملیں اور اگر ہمیں ملیں تو ہم انہیں ٹھکرانے کے قابل ہوں۔ مجھے جب 1974ء میں آدم جی ایوارڈ ملا تو اس فہرست میں حمایت علی شاعر کا نام نہیں تھا تو میں نے احتجاج کیا کہ اس ایوارڈ کے لئے حمایت علی شاعر کی کتاب مٹی کا قرض کو ضرور شامل ہونا چاہئے کیونکہ وہ ایک اچھی کتاب تھی چنانچہ میرے کہنے پر ان کی کتاب بھی ایوارڈ کے لئے نامزد ہوئی ویسے بھی یہ انعام اور ایوارڈ کوئی چیز نہیں ہوتے حالانکہ میری کتاب چاند چہرہ ستارہ آنکھیں کو 1974ء میں آدم جی ایوارڈ ملا لیکن میں نے آج تک اپنی کتاب پر آدم جی ایوارڈ یافتہ نہیں لکھا کیونکہ عزیز حامد مدنی آدم جی انعام یافتہ نہیں ہیں۔ حفیظ ہوشیار پوری آدم جی انعام یافتہ نہیں ہیں۔' ناصر کاظمی آدم جی انعام یافتہ نہیں ہیں اور نہ ہی انہیں کوئی پرائڈ آف پرفارمنس ملا تھا۔ مجید امجد' ن م راشد کی مثال ہمارے سامنے ہے تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو یہ ایوارڈ نہیں ملا تو وہ ہمارے لٹریچر میں شامل نہیں' مجھے صرف اتنی سی گزارش کرنی ہے کہ وہ لوگ جو ان ایوارڈز کے لئے حساب لگانے والے لوگ ہیں وہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے کیوں غور نہیں کرتے۔ شہرت اور مقبولیت لٹریچر میں کوئی ایسا اہم مسئلہ نہیں ہے میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ ہم لوگوں سے زیادہ مشہور تو لکس صابن ہے۔ ایک بات اور میں کہہ دوں کہ یہ جو تیسرا آدمی ہے جس کا پچھلے دنوں سے بہت ہنگامہ ہے وہ دلال دانش کو دانش سے نہیں ملنے دے رہا ہے وہ بزنس ہو یا ادب ایک نیک آدمی بیچ میں ہے جو سیلف میڈیم کو ختم کر رہا ہے۔ برصغیر میں ادبی پستی کی جو صورت حال ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شاعر کا جو سیلف میڈیم ہوا کرتا تھا جس سے وہ پہنچتا تھا وہ میڈیمز کی تلاش میں نکل گیا ہے اب وہ ریڈیو والوں کی فرمائش پر غزل لکھتا ہے اور ہمارے نقادوں کی صورت حال یہ ہے کہ ایک آدمی نے ڈھائی سو فلیپ لکھے ہیں اور ایک نے دو فلیپ لکھے اور یوں سارے نامور نقادوں کو ملا کر کوئی دو ہزار فلیپ بنتے جن میں انہوں نے دو ہزار شاعروں کو مستند شاعر گنوایا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ کیا پاکستان میں اس وقت دو ہزار شاعر ہیں اور اسی طرح ہندوستان میں بھی ہزار ڈیڑھ ہزار فلیپ نکل آئیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اس تیسرے آدمی نے بہت جھوٹ بولا ہے اور یہ سب کچھ پی آر کے لئے ہو رہا ہے جس سے اردو ادب میں ایک تکراری عمل شروع ہو گیا ہے اور اب شاعر یہ سوچنے لگا ہے کہ ایک فلیپ احمد ندیم قاسمی سے لکھوانا ہے اور ایک وزیر آغا سے لکھوانا ہے۔

س..... قطع کلامی کی معذرت کے ساتھ۔ فیض صاحب نے بھی تو کچھ شاعروں کی کتابوں کے فلیپ لکھے ہیں؟

ج..... فیض صاحب سے یہ پوچھنا چاہئے تھے کہ انہوں نے ناصر کاظمی پر کیوں نہیں لکھا؟ کیا وہ خود سے نہیں لکھ سکتے تھے اسی طرح انہوں نے منیر نیازی' مجید امجد' ن م راشد پر کیوں نہیں لکھا ان کی تعریف کیوں نہیں کی اور اگر انہوں نے لکھا بھی تو نقاش کاظمی' کرار نوری' عرفانہ عزیز اور افتخار عارف پر لکھ کر ان کی تعریف کر دی تو پھر توازن کہاں ہوا اور فیض صاحب کی تنقید کے پہلے مجموعے کا نام میزان ہے اس میں توازن کہاں ہے جس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ہمارے اہل دانش کو بعض مقامات پر پی آر سسٹم کی سیڑھیاں نیچے اتر کر بھی بات کرنی پڑی ہے اور انہوں نے اپنی زندگی کو بحال رکھنے کے لئے یہ کام کیا۔ فیض صاحب بے چارے تو دس بارہ میں مبتلا رہے بعض تو ڈھائی ڈھائی اور تین تین سو میں مبتلا ہیں۔

س..... آپ کی کتاب چاند چہرہ ستارہ آنکھیں کے بھی فلیپ لکھے گئے تھے؟

ج..... میرے پہلے شعری مجموعے پر جن لوگوں نے لکھا ان میں سلیم احمد تھے جن سے ہر وقت ہماری نشست رہتی تھی۔ نسیم درانی تھے جو ہمارے دوست ہیں جون ایلیا تھے جن سے ہمارا یارانہ ہے۔ احمد ہمدانی بھی ہمارے دوست تھے اور ان لوگوں نے پہلی بار میری کتاب پر لکھا یہ لوگ فلیپ ماسٹر نہیں ہیں۔ یہ صورت حال نہیں تھی جو اب ہے جس طرح اب یورپ اور امریکہ میں ہو رہا ہے۔ یعنی تم ہمارے لئے امریکہ اور یورپ میں کچھ کرو ہم تمہارے لئے پاکستان میں کچھ کریں گے۔ اس لین دین پر میں راضی نہیں ہوں بہرحال ابوالخیر کشفی نے ویران سرائے کا دیا پر بڑے سنجیدہ مضامین لکھے ہیں۔ ویران سرائے کا دیا کی تقریب رونمائی میں جو مضامین پڑھے گئے تھے وہ کتابی شکل میں چھپنے والے ہیں' فنون ہو' اوراق ہو یا 'سیپ' ہو جب تک آپ مدیروں کی کیمپ میں شامل نہ ہوں اس وقت تک بات اس طرح نہیں بنتی ہے۔

ایک اعتراض

س:۔ آپ کے شعری مجموعوں کی مقبولیت کے حوالے سے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ آپ کا تعلق چونکہ جماعت احمدیہ سے ہے اس لئے آپ کے مجموعے آپ کی جماعت کے لوگوں نے ہی خریدے یہ اعتراض کس حد تک درست ہے۔؟

ج:۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا کہ اس دفعہ زندگی میں پہلی بار اپنی جماعت کو شعر سنانے آیا ہوں اور میری کتابوں کے دو جلسے 1974ء اور 1986ء میں ہوئے 1974ء میں تو میرے علاوہ کوئی احمدی دوست اس مجلس میں موجود نہیں تھا 1986ء کی تقریب میں دو ہزار افراد شریک ہوئے جن میں سے صرف 3 افراد احمدی تھے جبکہ میری کتاب دانیال پبلشر نے چھاپی ہے آپ ان سے جا کر معلوم کریں کہ میری کتاب کے خریدار کون ہیں میری کتابوں کے غیر ملکی ایڈیشن تو پہلی بار چھپے ہیں تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اسے احمدی دوستوں نے خریدا ہوگا۔

س..... آپ نے اپنی گفتگو میں کہا کہ بہت سے شاعر اپنے آپ کو ٹوپیوں اور شیروانیوں میں بند کر لیتے ہیں لیکن کہا یہ جاتا ہے کہ آپ بھی ایک عرصے سے اپنے آپ کو محدود کئے ہوئے ہیں اور گزشتہ دنوں آپ نے بھی ٹوپی اور شیروانی پہن کر مشاعرے پڑھے ہیں تو کیا آپ کو اس لباس میں دیکھ کر آپ سے محبت کرنے والا قاری کچھ تبدیلی نہیں محسوس کرے گا؟

ج..... بات یہ ہے کہ اگر میں نماز پڑھنے کے لئے جاؤں تو کیا میرے سامعین مجھے بغیر ٹوپی کے دیکھیں گے وہاں تو مجھے ٹوپی پہننی پڑے گی۔ جس مجلس کا آپ حوالہ دے رہے ہیں وہاں میں ایک ایسی تہذیب میں بیٹھا تھا جہاں مجھے ٹوپی پہننی ہی تھی اور جہاں کا پورا معاشرہ ٹوپی پہنتا ہے اس ماحول میں اگر میں ٹوپی نہ پہنتا تو خود کو برہنہ محسوس کرتا اس لئے میں نے ٹوپی لگائی تھی۔ اور جس معاشرے میں مجھے ٹوپی پہننے کی ضرورت نہیں پڑتی وہاں میں آج بھی ٹوپی نہیں پہنتا۔ ضروری ہوتا ہے کہ آپ جس مقام پر جائیں اس کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ دوسری

بات یہ ہے کہ جب دوسرے مسالک کے شعراء اپنی مجلسوں میں جاتے ہیں تو کیا وہ ان مجلسوں کے ادب آداب نہیں برتتے اس لئے جب میں اپنی مجلس میں آؤں تو کیوں نہ آداب کا خیال رکھوں یا تو دوسرے شاعر یہ دعویٰ کریں کہ وہ کسی بھی نظریئے سے تعلق نہیں رکھتے اور اپنے نظریئے کے اظہار میں وہ آزاد نہیں ہیں اگر وہ آزاد ہیں تو مجھے بھی اپنے مسلک میں آزاد ہونا چاہئے۔ ہاں ایک سوال یہ ہے کہ شاعر کی پہچان کی بنیاد شعر ہونا چاہئے' معیار شاعری کو ہونا چاہئے۔

مذہبی نظام اور شاعری

اگر آج کا مذہبی اور فکری نظام شاعری میں محض نظریئے کے طور پر آئے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کافی نہیں ہے۔ سوچنا یہ ہے کہ اسے شاعرانہ اسالیب میں کیسے منتقل ہونا چاہئے۔ اگر کوئی کامیاب ہے تو فیض نے بھی نظریئے کے تحت کام کیا تو کیا فیض کسی نظریئے کو ماننے سے محدود ہو گیا؟ کیا اقبال کسی نظریئے کی وجہ سے محدود ہو گیا؟ کیا غالب محدود تھا؟ اگر ایسا نہیں تو پھر میرا نظریہ کیسے محدود ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات جس پر میں نے بھی غور کیا وہ یہ ہے کہ میرے قاری کا میرے بارے میں ایک رومان ہے اس کے ذہن میں میرا تاثر ایک رومانوی شاعر کا ہے اور جب ایک رومانوی شاعر اپنی اس طرز کی آوارگی کو چھوڑتا ہے جو مجھ سے وابستہ ہے تو اس کے اسالیب سخن پر اثر پڑتا ہے اس کی مقبولیت پر اثر پڑتا ہے۔ اس ضمن میں بات یہ ہے کہ جب تک کوئی شاعر زندگی کے تمام تجربوں سے بے باکانہ نہیں گزرتا وہ شاعر محدود ہے' زندگی میں جو تجربہ آئے اس کا رومان بنے اگر اس کے اندر مذہب آئے تو وہ بھی رومانوی سطح پر آئے۔ وہ مذہب کو بھی رومان بنا دے۔ جب میری شاعری میں وہ عناصر آئے ہیں اور جس رومان کا میں ذکر کر رہا ہوں جو اب ماورائی کیفیت کی طرف جا رہا ہے لیکن اس سے مجاز کے تمام رشتے وابستہ ہیں۔ 1987ء میں میں امریکہ اور کینیڈا گیا' 1984ء میں ہندوستان گیا' فضا میرے اندر پہلے سے موجود ہے اور کیفیات بھی موجود ہیں جن کے بارے میں کھل کر میں نے بتایا اور جب سے یہ باتیں ترک ہوئیں تو ترک ہو گئیں میں تو آپ کی محفل میں بھی آپ کے بلاوے پر آ گیا لیکن اب میرا نشہ ذات بہت بڑھ چکا ہے' میرے قاری کو اگر اطمینان نہ ہوتا اور یہ بات درست ہوتی تو میرے دوسرے مجموعے کی وہ پذیرائی نہیں ہونی چاہئے تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا ادبی اسٹیٹس پہلے مجموعے کے مقابلے میں دوسرے شعری مجموعے میں زیادہ بلند ہوا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیضان جاری رکھنے والا

س..... کچھ عرصہ قبل آپ نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ میں علم کا مخالف ہوں جس پر کچھ لوگوں نے اعتراضات بھی کئے' آپ کے اس جملے کا سیاق و سباق کیا تھا؟

ج..... میں نے یہ بات نہیں کہی ہوگی بلکہ میں نے یہ کہا ہوگا کہ محض کتابی علم کافی نہیں ہے کیونکہ میں اس زمانے میں بھی حضور ﷺ کے فیضان کو جاری رکھنے والا شاعر ہوں۔ حضرت عبدالقادر جیلانی اور دوسرے بزرگوں کے بارے میں پڑھئے کشف المحجوب یا دوسری کتابیں پڑھیں تو اس میں یہ کیفیت ملتی ہے کہ وہ کامل بزرگ تھے۔ لہٰذا وہ علم ہمارے اندر سے اُمنڈتا جا رہا ہے اور میں شاعر کے لئے محض کتابی علم کو کافی نہیں سمجھتا۔

س..... یہ بات بھی زیر بحث رہی ہے کہ آپ اپنے کچھ شاعر دوستوں مثلاً سلیم کوثر کو آپ ربوہ لے کر گئے تھے جنہیں آپ نے احمدی بنانے کی جستجو بھی کی یہ بات کس حد تک درست ہے؟

ج..... اگر سلیم کوثر جیسا ذہین شاعر میرا دوست' میرا چھوٹا بھائی میرے نقطہ نظر کو سمجھنے کے لئے ربوہ چلا گیا تو اس میں کیا برائی ہے۔

نصیر ترابی ہمارے دوست ہیں اور جب شیعہ حضرات کی مجالس ہوتی ہیں تو وہ مجھے کہتے رہتے ہیں کہ تم نے اس مجلس میں منقبت سنانی ہیں مگر مجھے کسی احمدی دوست نے نہیں کہا کہ تم شیعہ ہو گئے ہو اس طرح میں بعض سنی دوستوں کی مجالس میں نعت پڑھنے بھی چلا جاتا ہوں اور میں جو نعت کہہ رہا ہوں اس کے بارے میں دعویدار ہوں کہ میں غزل میں نعت لکھ رہا ہوں اسی طرح میں نے غزل ہی میں منقبت کہی ہے۔ میری شاعری ڈپارٹمنٹل سٹور نہیں۔

س..... کیا یہ ضروری ہے کہ جن شاعروں کو معاش اور عشق کا مسئلہ درپیش رہا ہو صرف وہی اچھے شاعر بنتے ہیں یا بن سکتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ آپ مشاہداتی شاعری پر کس قدر یقین رکھتے ہیں؟

ج..... تجربے کی تین سمتیں ہیں' پہلی سمت اپنی ذات کا تجربہ ہوتا ہے اور اپنی ذات کا مشاہدہ ہے اور جب ذات کا یہ مشاہدہ اجتماعی شکل میں بدلتا ہے تو ہم اسے تاریخ کہتے ہیں یعنی جب ہمارا مشاہدہ اجتماعی شکل میں بدلتا ہے تو ہم اسے تاریخ کہتے ہیں یعنی جب ہمارا مشاہدہ ذات سے بہت سے مشاہدوں میں تقسیم ہو جاتا ہے تو ہم اسے تاریخ کا نام دیتے ہیں اور جب یہ ماورائی محسوسات کی طرف جست لگاتا ہے تو یہ ایک ماورائی تاریخ بنتی ہے۔ اگر کسی شاعر نے عشق نہ کیا ہو' محبت نہ کی ہو' معاشرتی سیاست میں دلچسپی نہ لی ہو تو اس کے پاس کہنے کے لئے کیا ہوگا؟ آج کا شاعر میڈیم کی تلاش میں ہے وہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ ریڈیو' ٹی وی پر مشاعرے پڑھ لے یا اخبارات میں اس کا کالم چھپ جائے تو وہ شاعر بن جائے گا۔ ریڈیو' ٹی وی اور اخبارات کسی کو شاعر نہیں بنا سکتے ہاں اگر کسی شاعر کا سیلف میڈیم مضبوط ہے اور اسے ذرائع ابلاغ میسر آ جائیں تو وہ جاری ہو جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ جس شاعر کے اندر باطن کی جتنی قوت ہوگی وہ اسی شدت سے باہر آئے گا اس کے مشاہدے کی قوت جتنی مضبوط ہوگی اس کی شاعری کی بنیادیں اتنی ہی مستحکم ہوں گی۔

س..... کہا جاتا ہے کہ شاعری ایک کل وقت کام ہے مگر بہت سارے اچھے شاعر یا جن میں اچھے شاعر بننے کے امکانات تھے وہ اس لئے دب گئے کہ ان کو ان کی سرکاری نوکریاں اور زندگی کے مسائل نے شاعری کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہونے دیا؟ کیا آپ اس بات کو مانتے ہیں؟

ج..... میں اس کو نہیں مانتا جس آدمی کے اندر پوٹینشل ہوتا ہے وہ مشکل حالات کے اندر بھی اپنی تخلیقی بقا کی جنگ لڑتا ہے۔ سوسائٹی تو مار لگاتی ہے جو لوگ حکومت یا نوکری کے ہاتھ بک گئے یا اپنے نظام کے ہاتھوں فروخت ہو گئے ان کو اتنا ہی رہنا چاہئے تھا جتنا کہ وہ رہ گئے کیونکہ انہوں نے سمجھوتہ کر لیا اگر ان کے اندر اوریجنل شاعر ہوتا تو وہ نکل کے باہر آتا وہ کبھی سمجھوتہ نہ کرتا۔

س..... یورپ اور بالخصوص برطانیہ کے دورے کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

ج..... یقین جانیئے اس دورے میں بہت محبتیں اور شفقتیں ملی ہیں اس میں جماعت کے دوست بھی شامل تھے بلکہ ان ادبی نشستوں میں جرمن اور انگریز بھی مجھے سننے کے لئے آتے رہے۔ انہوں نے تو یہاں تک کہا کہ ہم تین گھنٹے مسلسل بیٹھے رہے اگرچہ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آیا لیکن ہمارا اٹھ کے جانے کو جی نہیں چاہا۔

اس کے علاوہ ایک بات جو میں نے محسوس کی وہ یہ ہے کہ یہاں جو شاعر آباد ہیں انہوں نے ترک وطن کے جذبے اور ہجرت کی کیفیت کا اس طرح اظہار نہیں کیا جس طرح 1947ء کے بعد ناصر کاظمی نے ہجرت کو لکھا تھا یا ہمیں جو ہجرت انتظار حسین کی نثر میں پڑھنے کو ملتی ہے اور میرے نزدیک تو ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ اس میں آدمی ایک اَور وصال کی طرف جست لگاتا ہے اس لئے یہاں رہنے والے زمینی شاعروں کو جست لگانی ہوگی۔ وگرنہ یورپ ہو یا برصغیر ہو یہاں کا شاعر فوت ہو چکا ہے۔ آج کے شاعر کو زندہ رہنے کے لئے اپنا لہجہ اپنانا ہوگا تو اب تو وہی شاعر زندہ رہے گا جو اپنے مشاہدے سے اپنی ذات کی تلاش میں نکلا ہوگا اور مختلف حقائق کی تلاش کو آنکھیں کھول کر دیکھ رہا ہوگا اور اس کے سامنے قوموں کا نقشہ ہونا چاہئے کہ آئندہ یہ قومیں کون سے نظریئے اور کیفیت کی طرف جانے والی ہیں۔ آج اس کے اندر وہ کیفیت زندہ ہو تو اس سے اسالیب پیدا ہوتے ہیں' مومن خان مومن تو سید احمد بریلوی کی بیعت پر شرمندہ نہیں تھا جو غالب کا دوست تھا اور غالب خود مسلک کے اعتبار سے شیعہ تھا اور وہ۔ حضرت علی کو خدا سمجھتا تھا۔ اس کی شاعری تو پڑھی جا رہی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ برصغیر میں تہذیبی مسئلہ یہ نہیں ہے۔ برصغیر کے دانشور اور شرفاء شاعروں کو ایک تہذیبی ناطے سے دیکھا کرتے تھے اور ان کی قوت خیال پر غور کیا کرتے تھے ورنہ غالب جیسے رند کو برصغیر میں آپ نے برداشت کیا اور اب عبیداللہ علیم پر یہ اعتراضات اٹھائے جا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہماری تہذیب ان معنوں میں پچک چکی ہے ہمارے نام نہاد دانشور کی دانش گھٹ چکی ہے اس پر ضرور غور کرنے کی ضرورت ہے۔

س..... نئے شاعروں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا ان سے اردو شاعری کے فروغ کا مستقبل وابستہ ہے؟

ج..... نئی جنریشن کے شاعر در اصل آج کل پڑھتے لکھتے نہیں ہیں وگرنہ میں نے جس شاعر کے اندر ذرا سی قوت' طاقت اور توانائی دیکھی ہے اس کو وہیں سے اٹھا لیا ہے۔ مثلاً سلیم کوثر کی آنکھ ابھی اس طرح نہیں کھلی تھی جب میں نے انہیں گود میں اٹھایا تھا اور آج تک میں کہتا ہوں کہ وہ بہت پوٹینشل والا شاعر ہے وہ جن راستوں سے گزر آیا ہے وہ بھی ایک تاریخ ہے۔ اسی طرح صابر ظفر' میں نے تو سب کی گواہیاں دی ہیں۔ بلکہ میں نے بزرگوں کی بھی گواہیاں دی ہیں۔ مثلاً رئیس فروغ' اسی طرح اطہر نفیس' میں نے ان پر 1965ء میں سب سے پہلے لکھا کہ یہ شاعر ہیں اور وہ مجھ سے سینئر تھے۔ آپ سے معذرت کے ساتھ یہ جو ساقی فاروقی' اطہر نفیس' اطہر نفیس کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اطہر نفیس پر لکھا تھا آپ ان سے جا کر پوچھیں میں نے سیپ میں اطہر نفیس کا خصوصی گوشہ لگوایا اور کہا کہ یہ بہت بڑا شاعر ہے اسی طرح جونیئر ہونے کے باوجود میں نے اپنے سینئرز کو تلاش کیا جن میں ایس چغتائی بھی شامل ہیں۔

یہ جو اپنی بی بی پروین شاکر گھوم رہی ہیں ان کو بھی ہم نے ڈھونڈا تھا ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا تھا کیونکہ اس کے اندر شاعری کا پوٹینشل تھا اور ہے میں ان باتوں پر نہیں جاتا کہ کوئی شیعہ ہے یا سنی ہے۔

چوہدری محمد علی صاحب کا تذکرہ

ہماری جماعت میں ایک شاعر چوہدری محمد علی

باقی صفحہ 3 پر

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

مصر میں امن سربراہ کانفرنس شروع

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان تشدد کے خاتمے کے لئے مصر میں امن سربراہی کانفرنس شروع ہو گئی اس میں شرکت کے لئے صدر کلنٹن، اسرائیلی وزیراعظم ایہود بارک اور یاسر عرفات مصر کے شہر شرم الشیخ پہنچ گئے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان اور یورپی یونین کے اعلیٰ سفارت کار جیویئر سالانہ سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے پہلے ہی مصر میں موجود ہیں۔ امریکی صدر نے کانفرنس شروع ہونے سے پہلے مصر کے صدر حسنی مبارک، اسرائیلی وزیراعظم ایہود بارک، یاسر عرفات اور اردن کے شاہ عبداللہ سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ کانفرنس میں شرکت کی دعوت نہ ملنے پر روس نے برہمی کا اظہار کیا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے صدر حسنی مبارک سے شکایت کی کہ ہم یاسر عرفات سے تنگ آچکے ہیں وہ امن نہیں چاہتے اسرائیل کے ساتھ امن کے لئے کسی دوسرے فلسطینی لیڈر کو آگے لانا چاہئے۔ یاسر عرفات نے جانتے بوجھتے ہوئے تشدد شروع کرنے کی ہدایت کی ہے۔ کانفرنس میں یاسر عرفات اور بارک کے اختلافات برقرار ہیں۔ دوسری طرف اسرائیل نے مصری سرحد کے قریب فلسطینیوں پر فائرنگ کر دی جس سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔

اسرائیلی یہودی تاجر اغوا

اسرائیل مخالف حزب اللہ کے کارکنوں نے سوئٹزرلینڈ میں ایک اسرائیلی یہودی تاجر کو اغوا کر لیا الحانن نامی تاجر لبنان سے سوئٹزرلینڈ جارہا تھا کہ حزب کے کارکنوں نے اغوا کر لیا۔ ادھر اردن کی سرحد پر مسلح افراد نے دو اسرائیلی فوجیوں کو فائرنگ کرکے شدید زخمی کر دیا۔

آر ایس ایس کی طرف سے الطاف کی حمایت

بھارت کی ہندو انتہا پسند جماعت راشٹریہ سیوک سنگھ (آر ایس ایس) نے ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ آر ایس ایس کے سربراہ کے سی سدرشن نے تقسیم برصغیر کے بارے میں الطاف حسین کے موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے اسے "ہندوستانیت" کی فتح قرار دیا ہے۔

اسامہ کے خلاف بے رحمانہ کارروائی کی دھمکی

امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہا ہے کہ امریکی بحری جہاز پر حملہ کے بارے میں تحقیقات کی جارہی ہے اسامہ کے خلاف بے رحمانہ کارروائی ہو گی۔ مشکوک افراد میں اسامہ بن لادن کا نام سرفہرست ہے۔ کھلی دہشت گردی ہوئی ہے۔

چین کی طرف سے طاقت استعمال کرنے کی دھمکی

چین نے کہا ہے کہ اگر تائیوان نے آزاد ریاست کے قیام کی کوشش کی تو اس کے خلاف فوجی طاقت استعمال کریں گے۔ چین تائیوان کو اپنا ایک صوبہ سمجھتا ہے۔

خلیج بنگال میں سمندری طوفان

خلیج بنگال میں ہوا کا کم دباؤ سمندری طوفان کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ طوفان مغرب اور شمال کی طرف بڑھے گا۔ آندھرا پردیش تامل ناڈو اور اڑیسہ میں بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

الجزائر میں 18 ہلاک

الجزائر میں جاری خانہ جنگی میں حملہ آوروں نے 18 افراد کو ہلاک کر دیا۔ مرنے والوں میں 12 بچے خواتین اور 6 چرواہے شامل ہیں۔ ان حملوں کی ذمہ داری اسلامی انتہا پسندوں پر عائد کی گئی ہے۔

دو بھارتی مگ طیارے ٹکرا گئے

صوبہ آسام کے علاقہ میں بھارتی فضائیہ کے دو مگ لڑاکا طیارے فضا ہی میں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے ایک طیارے کا پائلٹ ہلاک ہو گیا جبکہ اس کا ساتھی جان بچانے میں کامیاب ہو گیا۔ دوسرے طیارے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

☆☆☆☆☆☆

بلوچستان کے سابق وزیر 21 سال کے لئے نااہل

کوئٹہ کی احتساب عدالت کے جج محمد انور کاسی نے جمعیت العلمائے اسلام فضل الرحمن گروپ سے تعلق رکھنے والے بلوچستان کے سابق وزیر بجلی و جنگلات حاجی بہرام خان کو اختیارات کے ناجائز استعمال اور درجنوں سرکاری گاڑیاں ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرکے خزانے کو 70 لاکھ روپے نقصان پہنچانے کے الزام میں 7 سال قید ایک کروڑ جرمانہ اور 21 سال کے لئے نااہلی کی سزا دی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 4

خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول کرے گا اور اپنا مقرب بنالے گا کیونکہ وہ سمیع ہے وہ مجیب ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کامل نمونہ ہیں سب سے زیادہ دعائیں آپؐ نے کیں اور سب سے زیادہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کی دعائیں قبول کیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہرایک کو لقاء الٰہی سے نوازے ہماری دعائیں قبول ہوں اور ہم اس کے مقرب بندے بن جائیں جو مقصد حیات ہے اور ہرایک کا انجام بخیر ہو ہرایک سے مغفرت کا سلوک ہو۔ آمین۔

اطلاعات و اعلانات

افسوسناک سانحہ ارتحال

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم سید صبور اقبال شاہ صاحب دارالنصر غربی ربوہ جو سلسلہ کے فدائی اور مخلص خادم مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب مرحوم سابق معاون ایڈیٹر الفضل کے صاحبزادے تھے مورخہ 15۔ اکتوبر 2000ء کو دن کے ایک بجے کے قریب اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے ان کی عمر 41 سال تھی۔ موصوف کو اچانک دل کا حملہ ہوا ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی مولائے حقیقی سے جا ملے۔ ان کی نماز جنازہ 16۔ اکتوبر کو دن کے دس بجے بیت المہدی میں مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب نے پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ تین کمسن بچے چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بیوہ اور ضعیف والدہ نیز دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور اپنی جناب میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

○ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد الدین صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ، عمر 80 سال بروز سوموار 9۔ اکتوبر 2000ء وفات پا گئیں۔

ان کا جنازہ بیت المہدی میں پڑھائے جانے کے بعد قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ رشیدہ انجم رحمان صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر لطف الرحمان حال واشنگٹن ڈی سی امریکہ کا دل کا والو کی تبدیلی کا آپریشن مورخہ 23۔ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ماہر ڈاکٹروں کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب ماہر امراض معدہ و جگر اور مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 22-10-2000 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم فہیم احمد خالد صاحب مربی سلسلہ (نظارت اشاعت) کے والد مکرم چوہدری احمد دین صاحب ابن مکرم چوہدری صدر الدین صاحب آف ککرالی ضلع گجرات مورخہ 15۔ اکتوبر 2000ء کو شام ساڑھے سات بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی عمر قریباً 85 سال تھی۔

16۔ اکتوبر کو مکرم چوہدری محمود احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت مبارک میں بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔

آپ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ آخری عمر میں باوجود کمزوری کے پانچوں وقت باقاعدہ بیت الذکر میں باجماعت نماز ادا کرتے رہے۔ وفات کے روز عصر کی نماز بیت الذکر میں ادا کی اور مغرب کی نماز کے بعد اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ سب بیٹے اور بیٹیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ نے مندرجہ ذیل مضامین میں 6 سالہ B.E کے لئے داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

Civil Engineering-1
Electrical Engineering-2
Mechenical Engineering-3
Computer Syslem Engireering -4
5۔ تین سالہ BCS کورس

داخلہ فارم 15۔ اکتوبر سے 31۔ اکتوبر تک نیشنل بینک کی مقررہ شاخوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 15۔ نومبر 2000ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

الفضل خود خرید کر پڑھیے

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 17۔اکتوبر۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 20 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سنٹی گریڈ
بدھ 18۔اکتوبر غروب آفتاب۔ 5-37
جمعرات 19۔اکتوبر طلوع فجر۔ 4-51
جمعرات 19۔اکتوبر طلوع آفتاب 6-12

جنرل مشرف امریکہ کی آخری امید

امریکہ کی سنٹرل کمانڈ کے سبکدوش ہونے والے کمانڈر جنرل انتھونی زینی نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ جنرل مشرف امریکہ کی آخری امید ہیں۔ بنیاد پرست قوتیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ جنرل پرویز مشرف ناکام ہوئے تو اسلامی بم انہی انتہا پسند عناصر کے ہاتھوں میں ہو گا امریکی جنرل نے پریشانی کے عالم میں کہا ایٹم بم بنیاد پرستوں کے ہتھے چڑھ گیا تو پھر کیا ہو گا اس لئے ایٹمی صلاحیت محفوظ ہاتھوں میں رکھنے کے لئے مشرف امریکہ کی آخری امید ہیں جنرل نے کہا کہ اس وقت دنیا اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ایک لاکھ سے زائد مجاہدین موجود ہوں۔ یہ لوگ ایٹمی ہتھیاروں پر کنٹرول حاصل کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کریں گے۔ پاکستان کے پاس 25 سے 135 ایٹمی وارہیڈز ہیں۔

ایٹمی ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ایک امریکی ٹی وی کے پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں ضمانت دیتا ہوں کہ ایٹمی ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ ہمارے ایٹمی پروگرام کے غیر محفوظ ہونے کے متعلق عالمی برادری کے خدشات بے جا ہیں۔ ان ہتھیاروں کے استعمال کے لئے نیشنل کمانڈ اتھارٹی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قومی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوا تو ایٹمی ہتھیار استعمال کریں گے۔ پاکستان نہ تو ناکام ہے اور نہ انتشار کا شکار ہے اور پاکستان کے حکمران غافل بھی نہیں ہیں۔

سپریم کورٹ نے آٹھوں ملزم بری کردیئے

سپریم کورٹ کے تین رکنی فل بنچ نے خانہ فرہنگ ایران ملتان کے ڈائریکٹر محمد علی رحیمی اور سات دیگر افراد کے قتل کے آٹھوں ملزموں کو باعزت بری کر دیا ہے۔ ان ملزمان کو خصوصی عدالت اور ہائی کورٹ نے موت کی سزا دی تھی۔ تمام ملزمان کا تعلق لشکر جھنگوی سے ہے ان میں ان کا سربراہ ملک محمد اسحاق بھی شامل ہیں۔

ایم ایس ایف کا رہنما قتل

لاہور میں اندرون شہر کشمیری بازار چونا منڈی میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کرکے ایم ایس ایف کے رہنما اور ایم اے او کالج کے صدر نثار گجر کو ہلاک کر دیا جذباتی طلباء نے ہسپتال کے ایمرجنسی کے شیشے توڑ دیئے کالجوں میں ہڑتال کردی اور مظاہرے کئے۔

40 کروڑ فراڈ کا ملزم گرفتار

ایوی سینا سٹی کے مالک ڈاکٹر اظہر کو ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام پر 40 کروڑ کا فراڈ کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔ متاثرین نے بتایا کہ دس سال گزرنے کے باوجود کسی الاٹی کو زمین کا قبضہ نہیں دیا گیا۔

مجسٹریٹ کے خلاف ہڑتال

شکر گڑھ میں مجسٹریٹ کے رویے کے خلاف وکلاء کا چوتھے روز بھی احتجاج جاری رہا اور جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے شرکاء نے کہا کہ اگر جمعہ تک مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو بھوک ہڑتال کردیں گے۔ مظاہرین نے مجسٹریٹ کی برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔

پاک نیٹ لوکل انٹر نیٹ سروس اب ربوہ میں

انٹر نیٹ ، ای میل کنکشن کے لیے بہترین سروس - پاک نیٹ
فوری کنکشن کے لیے رابطہ آفس >>> نیشنل کمپیوٹر کالج 23 - شکور پارک ربوہ
Ph:04524-212034

The children brought up through Homoeopathic treatment are always handsome, healthy, intelligent and strong.

Dr. Mansoor Ahmad
M.B.B.S. - Homoeopath
Clinic 583 - D Faisal Town,
LAHORE. Ph: 5161204

سیل - سیل - سیل

ریڈی میڈ ملبوسات (بچگانہ۔ زنانہ۔ مردانہ)
پر سیزنل کلیرنس سیل جاری ہے۔

شہزاد گارمنٹس

محسن بازار ربوہ فون 212039

مفید اور موثر دوائیں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ فون 211538

تریاق اٹھرا۔ مرض اٹھرا کی مشہور عالم گولیاں
نور نظر۔ اولاد نرینہ کی کامیاب دوا
سپاری پاک۔ سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا

پرانی ضدی امراض کیلئے کیوریٹو ادویات

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل 39 سال سے جدید ہومیوپیتھک ادویات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہی ہے۔ 39 سالہ ریسرچ کے نتیجہ میں 700 ہومیوپیتھک مرکب ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں چند کورسز درج ہیں۔

چھوتاقد کورس	150/-	کثرت پیشاب کورس	70/-
بے بی گروتھ کورس	50/-	مٹی چھوڑ کورس	35/-
گنٹھیا کورس	130/-	درد دل (انجائنا) کورس	210/-
کمزوری حافظہ کورس	70/-	پتھری گردہ کورس	320/-
پتھری پتہ کورس	300/-	کمزوری نظر مطالعہ کورس	120/-
شوگر کورس	185/-	پھلبہری کورس	200/-
موٹاپا کورس	140/-	مقوی دل کورس	100/-
کمزوری جسم کورس	190/-	دھڑکن دل کورس	200/-
ٹی بی کورس	100/-	پولیو کورس	270/-
قبض کورس	75/-	ٹانسلز کورس	100/-
دمہ کورس	100/-	اٹھرا کورس	175/-
بال جھڑ کورس	65/-	درد گردہ کورس	300/-
بواسیر کورس	70/-	پائیوریا کورس	105/-
جلن پیشاب کورس	70/-	پراسٹیٹ کورس	215/-

ادویات و لٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹس سے یا براہ راست ہیڈ آفس لکھ کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون :- ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز 419 فیکس 212299 (92-4524)

ٹیکس سروے اور اس سے متعلق قانونی مسائل پر بلا معاوضہ قانونی مشورے کے لئے

رابطہ فون نمبر 7350104 موبائل 0300-442326
انثار لاء ایسوسی ایٹس 4۔ لنک فرید کورٹ روڈ
نزد دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن لاہور

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61